سوال

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے متعلق ضعیف احادیث

جواب

لحمد للہ.

ں ذکر شدہ کسی بھی حدیث کی سند ثابت نہیں ہے، اس کا تفصیلی بیان یہ ہے :

دیث : جسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے۔

137

انتہائی ضعیف ہے، جس کی وجہ عبد العزیز بن عبد الرحمن ہے، اس کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال درج ذیل ہیں :

"

"

"(5419) اسی طرح : "لسان المیزان "(5267)

سری حدیث : جسے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کیا گیا ہے

(14/256)۔

:

1- محمد بن ابی یحیی اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے، کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ محمد نے ابن زبیر سے سنا ہی نہیں ہے اس لیے کہ محمد بن ابی یحیی کی وفات 144 ھ میں ہے، اور عبد اللہ بن زبیر کی وفات 72

(5/310)۔

اس سے یہ بات مزید پختہ ہوجاتی ہے کہ سند میں انقطاع ہے، اور کچھ راویوں نے درمیان میں سے راوی کو گرا دیا ہے۔

:

تہی

" تصحیح الدعاء "(ص/440)

2۔

"(4/481)

(5462)

ی کچھ روایات کو امام بخاری کی جانب سے اپنی صحیح میں جگہ دینا، اس کے ثقہ ہونے کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ امام بخاری اس کی روایات کو خوب چھان پھٹک کر، دیگر روایوں کی طرف سے شواہد کی موجودگی میں قبول کرتے تھے۔

(154/

ی حدیث :

نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، آپ اس وقت قبلہ رخ تھے، پھر آپ نے فرمایا : (یا اللہ! ولید بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ، سلمہ بن ہشام، اور لاچار کمزور مسلمانوں کو مشرکین کے چنگل سے آزاد فرما)

(3/1048)۔

بکر ابو زید رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

" تصحیح الدعاء "(ص/443)

حدیث :

(1296)

عبد اللہ بن نافع راوی ہے، جس کے بارے میں علی بن مدینی کہتے ہیں : "یہ راوی مجہول ہے"

(2682)۔

ی کی وجہ سے البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف ابو داود میں ضعیف قرار دیا ہے۔

[(2/52)"

ہ سوال میں ذکر کردہ احادیث ثابت نہیں ہیں، اور اگر ان میں سے کسی حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے بعد دعا عارضی اور وقتی ضرورت کی وجہ سے فرمائی تھی، آپ مستقل طور پر ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں فرماتے تھے۔

ہ اعلم.